عرب جمہوریہ مصر | ٦ شعبان ١٤٤٥ھ
وزارت اوقاف | ١٦ فروری ٢٠٢٤ء

بچوں کی پرورش اور انکی بود وباش کا خیال

جو شخص اسلامی شریعت پر غور کرتا ہے وہ یہ بات جانتا ہے کہ اسلامی شریعت نے انسان کو بنانے پر خاص توجہ دی ہے، خاندان کی تشکیل سے شروع ہو کر حمل، ولادت اور دودھ پلانے کے مراحل تک، یعنی بچے کو دودھ پینے کیلئے مکمل دو سال کا حق دیا ہے اس طرح کہ دوسرا کوئی بچہ اس دودھ پینے کی دو سالہ مدت میں اسکے ساتھ شریک نہ ہو، تا کہ بچے کو وہ مکمل خوراک جو اسکا حق ہے برابر مل سکے اور بچہ تندرست و صحتمند بن جائے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا)(بچہ کے حمل اور دودھ چھڑانے کا وقت تیس مہینے کا ہے) [الاحقاف:١٥]، اللہ تعالیٰ کا ایک اور فرمان: (وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ)(مائیں اپنے بچوں کو پورے سال دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت پوری کرنے کا ہو) [البقرۃ:٢٣٣]۔

بچوں کے حقوق بہت سے ہیں یعنی بنیادی، ضروریاتی اور بہتر بنانے کے حقوق، مثلاً بنیادی حقوق یعنی وہ چیزیں جو دین و دنیا کے مفادات کی تکمیل کے لیے ضروری ہیں، جیسے کھانے پینے کا حق اور جن کے بغیر زندگی نہیں چل سکتی ہے، جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (انسان کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے اہل وعیال کے نان ونفقے کا خیال نہ رکھے)، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: (ہر شخص حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا... مرد اپنے گھر کے معاملات کا ذمہ دار ہے لہٰذا اس سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہوگا)۔

جہاں تک ضرورتوں کا تعلق ہے تو یہ وہ چیزیں ہیں جن کے فقدان سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں، جیسے اعلیٰ تعلیم کا حق اس لئے کہ جہالت افراد اور قوم دونوں کی زندگیوں کے لئے نقصان دہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اپنی اولاد کو تعلیم دو، اس لئے کہ تم اس بات کے ذمہ دار ہو کہ اسے کیا سکھایا ہے)۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو قومیں اپنے بچوں کی تعلیم، قابلیت و اہلیت کو بہتر کرتی ہیں وہی قومیں ترقی کرتی ہیں اور آگے بڑھتی ہیں، معاملہ تعداد کی کثرت کا نہیں ہے، بلکہ صلاح و فلاح کا ہے، کیونکہ وہ بہت تھوڑا جس میں خیر و برکت ہو وہ اس زیادہ سے کہیں بہتر ہے جس میں کوئی خیر و بھلائی نہ ہو، اور اسی بات کی تصدیق قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں کی ہے: (كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ الله وَالله مَعَ الصَّابِرِينَ) (بہت سی چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غلبہ پالیتی ہیں، اور اللہ تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے)

[البقرۃ:۲۴۹]۔

یہی وجہ ہے کہ جب انبیاء (علیہم السلام) نے اولاد کی دعا کی تو صرف اولاد نہیں مانگی بلکہ اللہ سے نیک اولاد طلب کی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی تھی: (رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ) (اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما) [الصافات:۱۰۰]، حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا کی: (رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ) (اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بیشک تو دعا کا سُننے والا ہے) [آل عمران:۳۸]۔ بات کثرت کی نہیں بلکہ نیکی کی ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایک مضبوط مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے)، یہاں طاقت سے مراد وہ مومن ہے جو جسمانی طور پر مضبوط ہو، صحت کے لحاظ سے، علمی، ثقافتی اور اقتصادی طور پر مضبوط ہو۔

بردرانِ اسلام

جہاں تک ان حقوق کا سوال ہے جو انسان کی شخصیت کو نکھارتے ہیں تو یہ وہ حقوق ہیں جو انسان کی شخصیت، اس کے کردار اور اس کی تربیت کو بہتر اور عمدہ بناتے ہیں جیسا کہ تیر اندازی، تیراکی اور گھڑ سواری، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: (اپنی اولاد کو تیراکی، تیر اندازی اور گھڑ سواری کا ہنر سکھاؤ).

اسی طرح یہ بھی ایک حق ہے کہ بچوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا جائے، ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سجدہ فرمارہے تھے سجدہ ذرا طویل ہوا تو لوگوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ نے اس قدر لمبا سجدہ کیا کہ ہمیں لگا جیسے کچھ ہو گیا ہے یا آپ پر وحی کا نزول ہے، آپ علیہ السلام نے جواب دیا: (ایسا کچھ نہیں ہوا بلکہ میرا نواسا حسن میرے کمر پر سوار تھا لہٰذا میں نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ جلدی کروں بلکہ حسن کو موقع دیا کہ جو کرنا چاہتا ہے کر لے)، ایک دن جب نبی کریم ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرمارہے تھے تو حسن اور حسین لال کپڑے پہنے آپ کے پاس آگئے اور اچھل کود کرنے لگے، آپ علیہ السلام جب منبر سے اترے تو ان کو گود میں اٹھالیا اور کہا: (میں نے ان دو بچوں کو اچھل کود کرتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا، میں نے اپنی بات ختم کی اور دونوں کو گود میں اٹھالیا)، حدیث میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی نواسی امامہ بنت زینب کو دوران نماز اٹھالیا کرتے تھے جب سجدہ کرنا ہوتا تو اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھالیا کرتے تھے۔

ضرورت ہے کہ ہم ان باتوں کو اچھی طرح سمجھیں تاکہ ہماری اپنی زندگیاں اور ہماری نئی نسل کی زندگیاں اس دین حنیف کی تعلیمات کی روشنی میں بہتر بن سکیں۔

اے اللہ ہماری اولاد کو اپنے حفظ وامان میں رکھ

ہمارے ملکوں میں برکت عطا فرما اور ان کو پوری دنیا میں سربلند فرما۔ آمین